مدیر کے نام

ڈاکٹر محمد ذکاء اللہ ' اسلام آباد

اشارات "فکر مودودی کیا ہے؟" (ستمبر ۹۵) وقت کی ضرورت ہیں۔ بلاشبہ آپ نے اس موضوع کا حق ادا کیا ہے۔ یہی بات مولانا مودودی کو اپنے معاصرین میں ممتاز کرتی ہے کہ انھوں نے صدیوں سے بند اجتہاد کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے ہمارے بعض بزرگ اور دوست فکر مودودی کے نام پر ہمیں مولانا مودودی کی اندھی تقلید پر آمادہ کر کے اجتہاد کا دروازہ بند رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے میں آپ کے اس مضمون کی اہمیت کہیں بڑھ جاتی ہے۔ پروفیسر خورشید صاحب (احیائے اسلام: چیلنج اور امکانات) نے بہت اچھے انداز سے اپنا موقف پیش کیا ہے۔ مکالمات کا یہ سلسلہ جہاں مغرب کی سعید روحوں کو اسلام کے قریب لائے گا' اس کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کے خلاف مغربی قوتوں کی مہم جوئی کو روکنے یا کم از کم اس کی شدت میں کمی کا باعث بھی بنے گا' ان شاء اللہ۔

ڈاکٹر مقبول شاہد ' لاہور

"پراویڈنٹ فنڈ کی زائد رقم (ستمبر ۹۵) کے بارے میں مولانا مودودی کی رائے قارئین تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ جس میں انھوں نے پراویڈنٹ فنڈ پر ملنے والے سود کو سود ہی قرار دیا تھا اور اسے لینے سے منع کیا تھا۔ میں خود اس محفل میں موجود تھا جس میں ایک شخص نے ان سے یہ سوال پوچھا تھا اور مولانا نے فرمایا تھا کہ اگرچہ فنڈ کی رقم ملازم کے قبضے میں نہیں آتی لیکن چونکہ ملکیت اسی کی ہوتی ہے' اس لیے میرا اطمینان اسی پر ہے کہ یہ سود ہے اور حرام ہے۔

سلیم الدین احمد ' کراچی

پراویڈنٹ فنڈ اور سود کے بارے میں 'میں نے مفتی محمد شفیع صاحب کے رسالے کے حوالے سے 'مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب سے استفسار کیا تھا۔ انھوں نے لکھا کہ اگر یہ رقم (جو بنام سود دی جاتی ہے) کمپنی اپنی طرف سے دے' یا سود وصول کر کے دے' لیکن ملازم کو معلوم نہ ہو کہ یہ رقم سود سے حاصل کی گئی ہے' تو ملازم کے لیے اس کا لینا جائز ہے۔ لیکن اگر ملازم کو علم ہو کہ کمپنی نے زائد رقم بطور سود جمع کر کے اس کے